R.N.I.No.APURD/2013/54302

ہفتہ روزہ حیدرآباد

فلک نما نیوز

FALAKNUMA NEWS

Urdu Weekly Hyderabad.

Editor In Chief: MOHD ATHER RAHEEM

www.falaknumanews.in

ISLAMIA GROUP OF INSTITUTIONS
SRT COLONY YAKUTPURA, HYD-23

COURSES OFFERED

JUNIOR: C.E.C/BI.P.C/M.P.C/M.E.C
DEGREE: BA/B.COM/B.SC/BBA/BCA
P.G : M.A (Eng)/M.COM, M.SC (Nutrition & Dietetics) M.SC. (Bot) & M.SC (Chemistry), MSc Maths
LAW : BA, BBA, 5YDC/LLB 3YDC, LLB (Hon's)

Contact No:: 9347683872

۲۸ / جولائی ۲۰۲۵ء | DATE:28-07-2025 | جلد(13) | شمارہ(28) | قیمت ایک روپیہ | صفحات(4)

چیف منسٹر ریونت ریڈی کا دورہ دہلی کامیاب، ہائی کمان کی مکمل تائید حاصل

حیدرآباد۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی دو روزہ دورہ دہلی کے بعد آج حیدرآباد واپس ہوئے۔ تلنگانہ میں کانگریس حکومت کی تشکیل کے بعد 18 ماہ میں ریونت ریڈی نے چیف منسٹر کی حیثیت سے یوں تو کئی مرتبہ دہلی کا دورہ کیا تھا لیکن دو دن کا تازہ ترین دورہ نہ صرف کامیاب رہا بلکہ ہائی کمان کے پاس ریونت ریڈی کا موقف غیر معمولی مستحکم ہو چکا ہے۔ دورہ دہلی کو ریونت ریڈی کی اہم سیاسی کامیابی تصور کیا جا رہا ہے کیونکہ سونیا گاندھی، راہول گاندھی اور ملکارجن کھرگے نے طبقاتی سروے کے کامیاب انعقاد اور پسماندہ طبقات کو تعلیم، روزگار اور سیاست میں 42 فیصد تحفظات فراہم کرنے کی مساعی کے سلسلہ میں چیف منسٹر کی کاوشوں کو سراہا۔ بی سی تحفظات کی منظوری کے لئے پارلیمنٹ میں دستوری ترمیم پر مرکزی حکومت پر دباؤ بنانے کے مقصد سے چیف منسٹر نے دہلی کا دورہ کیا۔ انہوں نے صدر کانگریس ملکارجن کھرگے، لوک سبھا میں قائد اپوزیشن راہول گاندھی اور اے آئی سی سی کے سرکردہ قائدین کی موجودگی میں طبقاتی سروے کی تفصیلات پیش کیں۔ چیف منسٹر نے تلنگانہ میں تشکیل دی گئی ماہرین کی کمیٹی کو بھی ہائی کمان سے روبرو کیا اور ماہرین نے طبقاتی سروے کو فل پروف ثابت کرتے ہوئے 42 فیصد تحفظات کیلئے ریونت ریڈی کی سنجیدگی کی ستائش کی۔ کانگریس کے مختلف ریاستوں سے تعلق رکھنے والے ارکان پارلیمنٹ کے لئے اندرا بھون میں پاور پوائنٹ پریزنٹیشن کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس موقع پر ملکارجن کھرگے اور راہول گاندھی نے ریونت ریڈی کی بھرپور تعریف اور ستائش کی اور اعلیٰ طبقہ سے تعلق کے باوجود پسماندہ طبقات کی بھلائی کی فکر کی تعریف کی۔ راہول گاندھی نے یہاں تک کہہ دیا کہ انہیں طبقاتی سروے کے انعقاد کا یقین نہیں تھا لیکن ریونت ریڈی نے اسے چیلنج کے طور پر مکمل کرتے ہوئے ملک کو نئی راہ دکھائی ہے۔ سماجی انصاف کے راہول گاندھی کے نظریہ کو آگے بڑھانے میں ریونت ریڈی حکومت نے جو پیشرفت کی ہے، اسے نہ صرف ہائی کمان بلکہ دیگر ریاستوں کے کانگریس قائدین کی تائید حاصل ہوئی ہے۔ ملکارجن کھرگے اور پرینکا گاندھی نے بھی راہول گاندھی کی مساعی کو سراہا اور پارلیمنٹ میں بی سی تحفظات کیلئے جدوجہد کرنے کا فیصلہ کیا۔ سابق صدر کانگریس سونیا گاندھی سے ریونت ریڈی کی ملاقات نہ ہو سکی، تاہم سونیا گاندھی نے مکتوب روانہ کر کے ریونت ریڈی کی بھرپور ستائش کی۔ مبصرین کے مطابق حالیہ عرصہ میں کابینہ میں توسیع اور حکومت کی سطح پر اہم فیصلوں کے معاملہ میں بعض وزراء میں ناراضگی دیکھی جا رہی تھی۔ بعض گوشوں نے ریونت ریڈی کے انداز کارکردگی کی ہائی کمان سے شکایت کی تھی۔ ان حالات میں گزشتہ دو دن نئی دہلی میں ریونت ریڈی کا قیام انہیں سیاسی طور پر مستحکم کرنے میں مددگار ثابت ہوا ہے۔ مبصرین کے مطابق ریونت ریڈی ہائی کمان کی بھرپور تائید سے تلنگانہ میں ناقابل چیلنج لیڈر کے طور پر ابھرے ہیں۔ ایک ہی وقت میں سونیا گاندھی، کھرگے، راہول گاندھی اور پرینکا گاندھی کی تائید حاصل کرنا غیر معمولی کامیابی ہے۔ ارکان پارلیمنٹ کیلئے پاور پوائنٹ پریزنٹیشن کی تکمیل کے بعد کئی وزراء اور عوامی نمائندوں نے ریونت ریڈی کی سرکاری قیامگاہ پہنچ کر انہیں مبارکباد پیش کی۔ ریونت ریڈی کانگریس پارٹی میں بی سی طبقات کے ہمدرد اور مسیحا کے طور پر اپنی شناخت بنانے میں کامیاب رہے ہیں۔ ریونت ریڈی نے حال میں محبوب نگر دورہ کے موقع پر اعلان کیا تھا کہ وہ 10 سال تک چیف منسٹر برقرار رہیں گے۔ اس بیان پر بعض گوشوں نے اعتراض جتایا لیکن دورہ دہلی کے موقع پر ہائی کمان سے جس طرح کی تائید اور تعریف حاصل ہوئی ہے، اس نے مخالفین کا منہ بند کر دیا اور یہ کہا جانے لگا ہے کہ ریونت ریڈی یقینی طور پر دوسری میعاد کیلئے چیف منسٹر ہو سکتے ہیں۔ ذرائع کے مطابق ہائی کمان کے قائدین نے انفرادی ملاقات میں حکومت کی کارکردگی کی ستائش کی۔ ملک بھر میں طبقاتی سروے اور بی سی تحفظات کی جدوجہد کا سہرا ریونت ریڈی کے سر جاتا ہے۔ مرکز نے ذات پات پر مبنی مردم شماری کا اعلان کیا اور راہول گاندھی نے اس کیلئے ریونت ریڈی کو کریڈٹ دیا۔ ہائی کمان کی مکمل تائید کے بعد ریونت ریڈی ایک نئے جذبہ اور حوصلہ کے ساتھ حیدرآباد واپس ہوئے ہیں۔ حیدرآباد میں بھی انہیں مبارکباد پیش کرنے والوں کا تانتا بن چکا ہے۔

ہفتہ روزہ
فلک نما نیوز حیدرآباد
FALAKNUMA NEWS
Urdu Weekly Hyderabad

کس شخص کے قتل کے مجرم کو تاریخ کے انتہائی سفا کانہ طریقے سے پھانسی دی گئی تھی

1566اور 1648 کے درمیان یورپ نے 80 سال کی جنگ کا تجربہ کیا، اس جنگ کو ڈچ جنگ آزادی کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ یہ جنگ بنیادی طور پر ہیپسبرگ ہالینڈ میں بادشاہ فلپ دوم کی زیر قیادت ہسپانوی حکومت کے خلاف بغاوت تھی، اس بادشاہ کا تعلق ہیپسبرگ خاندان کی ہسپانوی شاخ سے تھا۔اس جنگ کے کئی ادوار کے دوران ڈچوں کو متعدد غیر ملکی جماعتوں کی حمایت حاصل ہوئی جنہوں نے ہسپانوی لوگوں کے ساتھ متضاد مفادات کی وجہ سے ان کا ساتھ دیا۔دریں اثنا انگلینڈ، فرانس اور پرتگال ڈچ کے سب سے نمایاں حامی بن کر سامنے آئے۔اس جنگ کے ساتھ ہی ہاس آف اورنج ناساو کے بانی ولیم دی سائلنٹ کا نام یورپ میں نمایاں ہوا۔اس عرصے کے دوران ولیم دی سائلنٹ 1584 میں اپنے قتل سے پہلے ہسپانویوں کے خلاف بغاوت کے اہم ترین رہنماں میں سے ایک تھا۔ولیم دی سائلنٹ 1533 میں ہاس آف ناسا میں پیدا ہوا تھا۔ 1544 سے اس نے اورنج کے پرنس کے طور پر کام کیا، ہاس آف اورنج-ناساو کی تشکیل کی۔ ولیم دی سائلنٹ کو بھی ایک امیر شخص کے طور پر درجہ بندی کیا گیا تھا۔ابتدائی طور پر اس نے ہیپسبرگ کی عدالت میں خدمات انجام دیں اور مارگریٹ آف ہیپسبرگ، ڈچس آف پارما اور ہسپانوی نیدرلینڈز کے ریجنٹ کے لیے کام کیا۔ہیپسبرگ کے لیے کام کرنے کے دوران ولیم دی سائلنٹ نے سیاسی طاقت کی مرکزیت اور اسے باقی معاشرے سے الگ تھلگ کرنے سے ناراضی ظاہر کردی۔اس نے بارہا ڈچ پروٹسٹنٹوں کو ستانے کی سپین کی پالیسی کے خلاف اپنی مخالفت کا اظہار کیا۔ اس پالیسی پر بڑھتے ہوئے غصے میں ولیم دی سائلنٹ نے ہیپسبرگ کے خلاف بغاوت کردی اور بغاوت میں شامل ہوگیا۔ ولیم دی سائلنٹ اپنی مقبولیت، اثر ورسوخ اور سیاسی قابلیت کی وجہ سے ہسپانوی اتھارٹی کے خلاف سب سے اہم باغیوں میں سے ایک تھا۔ایک ہی وقت میں اس نے ڈچ کو ہسپانوی افواج پر متعدد فتوحات کی قیادت کی . سپین میں ولیم دی سائلنٹ کے اقدامات نے سیاسی رہنماں کو ناراض کردیا۔ نتیجے کے طور پر ہسپانوی بادشاہ فلپ دوم نے ولیم دی سائلنٹ کو غیر قانونی قرار دیا اور اس کے قتل پر 25,000 کرونز دینے کا وعدہ کیا۔ بہت زیادہ مالی انعام نے پورے یورپ میں بہت سے لوگوں کو اس معاملے میں دلچسپی لینے والا بنا دیا۔انعام سے متاثر ہونے والوں میں فرانسیسی بالتھاسر جیرارڈ بھی شامل تھا۔لکسمبرگ کی فوج میں ایک مدت اور ڈیوک آف پارما کے دورے کے بعد اسے اپنے منصوبے پر قائل کرنے کے لیے بالتھاسر جیرارڈ نے ولیم دی سائلنٹ سے رابطہ کیا۔اس نے خود کو فرانس میں کافی اثر ورسوخ رکھنے والے فرانسیسی رئیس کے طور پر پیش کیا۔آہستہ آہستہ بالتھاسر نے ولیم دی سائلنٹ کا اعتماد حاصل کرلیا۔ 10 جولائی 1584 کو ڈیلفٹ میں اپنے گھر پر عشائیہ کے بعد ولیم دی سائلنٹ کھانے کے کمرے سے نکل گیا۔ جیسے ہی وہ سیڑھیاں اتر رہا تھا اسے بالتھاسر جیرارڈ سے تعلق رکھنے والے دو پستولوں سے گولی ماردی گئی۔ یہ آتشیں اسلحے کے استعمال سے ہونے والے پہلے قتل میں سے ایک تھا۔اس واقعے کے بعد ولیم دی سائلنٹ نے یہ جملہ دہرایا کہ "خداوند میری جان پر رحم فرما، خداوند اس غریب پر رحم فرما۔"بعد میں بالتھاسر جیرارڈ کو فرار ہونے کی کوشش کرتے ہوئے پکڑ لیا گیا۔اس کے مقدمے کی سماعت کے بعد اسے وقت کے معیار کے مطابق سخت سزا سنائی گئی۔ 14 جولائی 1584 کو پھانسی سے پہلے بالتھاسر جیرارڈ کو شدید تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ پھانسی کے دن جیرارڈ کا دایاں ہاتھ سرخ گرم لوہے سے جلا دیا گیا تھا۔اس کے بعد اس کا گوشت اس کی ہڈیوں سے الگ کردیا گیا۔اس کے بعد اس کی انتڑیوں کو ہٹا دیا گیا اور وہ ابھی تک زندہ تھا۔اس کے بعد اس کا دل نکال کر منہ کے بل پھینک دیا گیا۔آخر کار مسرور تماشائیوں کے سامنے اس کے اعضا اور سر کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا گیا۔

میں او بی سی طبقے کے مفادات کا اس طرح تحفظ نہیں کرسکا جس طرح مجھے کرنا چاہیے تھا: راہل گاندھی

لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف اور کانگریس کے رکن پارلیمنٹ راہول گاندھی نے جمعہ کو دہلی کے تالکٹورہ اسٹیڈیم میں بھاگیداری نیا سمیلن سے خطاب کرتے ہوئے

بڑا بیان دیا۔انہوں نے او بی سی طبقے کے مفادات کے تئیں اپنی وابستگی کا اعادہ کیا، لیکن یہ بھی تسلیم کیا کہ جس طرح انہیں اور کانگریس کو اس طبقے کے مفادات کا تحفظ کرنا چاہیے تھا، وہ کام اس طرح نہیں کیا گیا۔انہوں نے کہا کہ اب وہ او بی سی کے مسائل کو گہرائی سے سمجھتے ہیں اور ان کے مفادات کو یقینی بنانے کے لئے کام کریں گے۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ میں 2004 سے سیاست میں ہوں اور مجھے 21 سال ہوگئے ہیں۔ جب میں پیچھے مڑ کر دیکھتا ہوں اور اپنا جائزہ لیتا ہوں، میں نے کہاں صحیح کام کیا اور میں کہاں کم رہ گیا، تو دو تین بڑے مسائل نظر آتے ہیں، جیسے حصول اراضی بل، منریگا، کھانے کا حق، قبائلی بل، نیا مگیری کے لیے لڑنا، میں نے یہ سب کچھ ٹھیک کیا۔ جہاں تک قبائلیوں، دلتوں اور خواتین کے مسائل کا تعلق ہے تو مجھے وہاں اچھے نمبر ملنے چاہئیں۔ میں نے اچھا کام کیا۔ان کا مزید کہنا تھا کہ تھوڑا سا پیچھے مڑ کر دیکھوں تو ایک بات بالکل واضح ہے کہ میں ایک موضوع پر کم پڑ گیا۔ کانگریس پارٹی اور میرے کام میں ایک کوتاہی تھی، میں نے او بی سی طبقے کی اس طرح حفاظت نہیں کی جس طرح مجھے کرنی چاہیے تھی۔اس کی وجہ یہ تھی کہ میں اس وقت او بی سی کے مسائل کو گہرائی سے نہیں سمجھتا تھا۔ میں اسٹیج سے کہتا ہوں کہ 10-15 سال پہلے دلتوں کو جو مشکلات درپیش تھیں وہ مجھ پر بالکل واضح ہیں۔ میں اسے اچھی طرح سمجھ چکا تھا۔ان کے مسائل ہمارے سامنے ہیں، وہ آسانی سے سمجھے جاتے ہیں، لیکن او بی سی کے مسائل پوشیدہ رہتے ہیں۔ اگر مجھے اس وقت آپ کے مسائل اور مسائل کا علم ہوتا تو میں اسی وقت ذات پات کی مردم شماری کروا لیتا۔ یہ میری غلطی ہے، جسے میں درست کرنے جارہا ہوں۔ تاہم، ایک طرح سے یہ اچھا تھا، کیونکہ اگر میں اس وقت ذات پات کی مردم شماری کروالیتا تو آج کی طرح ایسا نہ ہوتا۔ راہول گاندھی نے تلنگانہ ذات کی مردم شماری کے اعداد وشمار کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ 21 ویں صدی اعداد وشمار کی ہے۔ تلنگانہ میں حکومت کے ہاتھ میں جو ڈیٹا آیا ہے اس سے ہم بتا سکتے ہیں کہ ریاست کے تمام کارپوریٹس اور ان کے انتظام میں کتنے ایس سی، ایس ٹی اور او بی سی زمرے کے لوگ ہیں۔ ہمارے پاس ڈیٹا ہے اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ تلنگانہ میں ایس سی، ایس ٹی، او بی سی زمرہ کے لوگوں کو لاکھوں اور کروڑوں کے پیکیج نہیں مل رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اگر ہم منریگا، گگ کارکنوں کی فہرست نکالیں تو سبھی لوگ ایس سی، ایس ٹی، او بی سی زمرے سے ہیں۔ بھاگیداری نیا سمیلن سے خطاب کرتے ہوئے راہول گاندھی نے کہا کہ ملک میں دلت، پسماندہ، قبائلی اور اقلیتوں کی آبادی تقریباً 90 فیصد ہے۔ لیکن جب بجٹ تیار ہونے کے بعد حلوہ تقسیم کیا جارہا تھا تو 90 فیصد آبادی میں سے کوئی بھی نہیں تھا۔ ملک کی 90 فیصد آبادی پیداواری قوت ہے۔ حلوہ تو آپ ہی بنا رہے ہیں لیکن کھا رہے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہہ رہے کہ حلوہ نہ کھائیں لیکن کم از کم آپ کو بھی تو ملنا چاہیے۔

سپریم کورٹ کا 'ادے پور فائلز' کی ریلیز پر پابندی لگانے سے انکار

نئی دہلی، ۔ سپریم کورٹ نے کنہیا لال قتل کیس پر مبنی فلم ادے پور فائلز کی ریلیز پر پابندی لگانے سے انکار کردیا ہے۔ عدالت نے کیس کو دہلی ہائی کورٹ کے حوالے کرتے ہوئے ہدایت دی کہ تمام فریقین وہاں اپنے دلائل پیش کریں۔ جمعیت علماء ہند کے صدر ارشد مدنی نے فلم پر پابندی لگانے کا مطالبہ کیا تھا، لیکن سپریم کورٹ نے اسے مسترد کردیا۔ اس کا مطلب ہے کہ فلم بنانے والے مرکزی حکومت کی وزارت اطلاعات ونشریات کی کمیٹی کی تجویز کردہ چھ تبدیلیوں کے ساتھ فلم کو ریلیز کرسکتے ہیں۔ ادے پور فائلز کنہیا لال قتل کیس پر مبنی ہے، جو سال 2022 میں ادے پور میں 'سرتن سے جدہ' کے نعرے کے ساتھ ہوا تھا۔ اس واقعے نے پورے ملک میں سنسنی پیدا کردی تھی۔ فلم کے ٹریلر اور ڈائیلاگ کو لے کر تنازعہ ہوا تھا جس کے بعد جمعیت نے فرقہ وارانہ کشیدگی کو ہوا دینے کا الزام لگاتے ہوئے ریلیز پر روک لگانے کا مطالبہ کیا تھا۔ تاہم، سپریم کورٹ نے ریلیز پر روک لگانے سے انکار کردیا اور پروڈیوسروں سے کہا کہ وہ تجویز کردہ ترامیم پر عمل کریں۔ ایڈوکیٹ برون سنہا نے کہا، دہلی ہائی کورٹ فیصلہ کرے گی کہ مرکزی حکومت کے 21 جولائی 2025 کے حکم کا کوئی اثر ہے یا نہیں۔ ہائی کورٹ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ فلم پر کوئی حکم دے یا نہ دے۔ چونکہ سپریم کورٹ نے ریلیز پر روک نہیں لگائی، اس لیے پروڈیوسر فلم کو کسی بھی وقت ریلیز کرسکتے ہیں۔ ہفتہ اور اتوار کو چھٹی ہونے کی وجہ سے ہائی کورٹ میں سماعت سے قبل رہائی کا قوی امکان ہے۔ یہ فلم سازوں اور ناظرین کے لیے ایک بڑی راحت ہے جو اس فلم کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی سپریم کورٹ میں کنہیا لال قتل کیس کے ملزم محمد جاوید کی ضمانت منسوخ کرنے کی درخواست پر سماعت ملتوی کردی گئی ہے۔ عدالت نے جاوید کو جواب داخل کرنے کے لیے دو ہفتے کا وقت دیا ہے۔ کنہیا لال کے بیٹے اور قومی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) نے جاوید کو ضمانت دینے کے راجستھان ہائی کورٹ کے فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا ہے۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ جاوید کا جرم سنگین ہے کیونکہ اس نے قاتلوں کو کنہیا لال کے ٹھکانے اور دکان میں اس کی موجودگی کے بارے میں آگاہ کیا تھا جس سے قتل کو انجام دینا آسان ہوگیا۔ گزشتہ سماعت میں سپریم کورٹ نے اس درخواست پر جاوید کو نوٹس جاری کیا تھا۔

کابینہ کا 28 جولائی کو اہم اجلاس

حیدرآباد تلنگانہ ریاستی کابینہ کا اجلاس 28 جولائی 2 بجے دن ڈاکٹر بی آر امبیڈکر سکریٹریٹ میں ہوگا۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی صدارت کریں گے۔ کابینہ کا اجلاس مقررہ شیڈول کے مطابق آج ہونے والا تھا لیکن نئی دہلی میں او بی سی طبقات اجلاس میں بیشتر ریاستی وزراء کی شرکت کو دیکھتے ہوئے اجلاس 28 جولائی تک ملتوی کیا گیا۔ ریونت ریڈی جو گزشتہ دو دن سے نئی دہلی کے دورہ پر تھے، آج حیدرآباد واپس ہوئے۔ وزراء پونم پربھاکر، کونڈا سریکھا، وی سری ہری اور دیگر سینئر قائدین نئی دہلی میں آل انڈیا کانگریس او بی سی ڈپارٹمنٹ اجلاس میں شریک ہیں۔ چیف منسٹر کے ہمراہ ڈپٹی چیف منسٹر بھٹی وکرمارکا اور وزیر آبپاشی اتم کمار ریڈی بھی دورہ دہلی میں شامل تھے۔ توقع ہے کہ کابینی اجلاس میں بی سی تحفظات کے مسئلہ پر اہم فیصلہ کیا جائے گا۔ حکومت نے پنچایت راج قانون میں ترمیم کرتے ہوئے آرڈیننس کی اجرائی کا فیصلہ کیا لیکن ریاستی گورنر جشنو دیو ورما نے ابھی تک آرڈیننس کو منظوری نہیں دی ہے۔

بی جے پی حکومت شالیمار باغ اور روہتاش نگر کی کچی آبادیوں پر بلڈوزر چلائے گی: آتشی

نئی دہلی، ۔عام آدمی پارٹی (عاپ) کے رہنما اور دہلی اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر آتشی نے جمعہ کو پارٹی ہیڈکوارٹر میں ایک پریس کانفرنس میں بی جے پی حکومت کو نشانہ بنایا۔انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت کا بلڈوزر اب شالیمار باغ اسمبلی حلقہ میں اندرا کیمپ اور روہتاش نگر کے لال باغ کی کچی آبادیوں پر چلنے والا ہے۔ان کچی آبادیوں کو خالی کرنے کے نوٹس چسپاں کر دیے گئے ہیں۔جس کی وجہ سے وہاں رہنے والے خوفزدہ ہیں۔آتشی نے کہا کہ انتخابات سے پہلے وزیراعظم نریندر مودی نے انتخابی مہم میں کہا تھا کہ دہلی میں رہنے والے ہر کچی آبادی کو مکان ملے گا۔غریبوں کو کارڈ دیے گئے جن پر 'جہاں جھگی، وہیں مکان' لکھا ہوا تھا۔ پی ایم مودی نے وعدہ کیا تھا کہ جب تک مکان فراہم نہیں کیا جاتا ایک بھی کچی بستی نہیں گرائی جائے گی۔ لیکن، بی جے پی کی حکومت بننے کے بعد غریبوں کے گھروں پر بلڈوزر چلائے جا رہے ہیں۔بی جے پی کا سچ سامنے آ گیا ہے کہ وہ یہ نہیں کہہ رہے تھے کہ جہاں کچی بستی ہے، ہم مکان دیں گے، بلکہ وہ کہہ رہے تھے کہ 'جہاں کچی بستی ہے، اسے گراؤنڈ بنا دیں گے۔انہوں نے کہا کہ گزشتہ چھ ماہ میں مدرسی کیمپ، بھومہین کیمپ، وزیر پور، جلیاں والا باغ، گوکل پور اور ماڑی پور میں بلڈوزر چلائے گئے۔اب مزید دو کچی آبادیوں پر بلڈوزر چلانے کی تیاریاں کر لی گئی ہیں۔شالیمار باغ کے اندرا کیمپ میں نوٹس لگا دیا گیا ہے کہ کچی آبادیوں پر 15 دن میں بلڈوزر چلا دیا جائے گا۔شالیمار باغ وزیراعلیٰ ریکھا گپتا کا اسمبلی حلقہ ہے۔وزیراعلیٰ بار بار دعویٰ کرتے ہیں کہ دہلی میں ایک بھی کچی بستی نہیں گرائی جائے گی۔اس دعوے کے باوجود شالیمار باغ اسمبلی کی ایک کچی بستی پر بلڈوزر چلایا جا چکا ہے اور دوسرا چلنے والا ہے۔آتشی نے کہا کہ لوگ 1990 کی دہائی سے اندرا کیمپ کی کچی بستیوں میں رہ رہے ہیں۔ان لوگوں کو اس وقت کی دہلی انتظامیہ نے ٹوکن اور کارڈ دیئے تھے۔لوگ یہاں 35 سال سے زیادہ عرصے سے رہ رہے ہیں۔اس کے بعد بھی چار انجن والی بی جے پی حکومت ان غریبوں کے گھروں کو بلڈوز کرنے والی ہے۔اسی طرح شاہدرہ کے جی ٹی روڈ پر لال باغ کی کچی آبادیوں کو بلڈوز کرنے کا نوٹس 31 جولائی کو لگایا گیا ہے، لال باغ کے لوگوں کے پاس دہلی انتظامیہ کی طرف سے 1990 میں دیئے گئے الاٹمنٹ کارڈ بھی ہیں، 1990 کے بعد سے کسی حکومت نے ان کے مکانات نہیں گرائے، لیکن جیسے ہی چار انجن والی بی جے پی کی حکومت آئی ہے، ایک کے بعد ایک غریب کے گھر بلڈوز کرنے کی کارروائی کی جا رہی ہے۔اس دوران عاپ لیڈر اور شالیمار باغ کی سابق ایم ایل اے وندنا کماری نے کہا کہ جمعرات کو شالیمار باغ کے اندرا کیمپ میں دو پہر دو بجے کے قریب اچانک خوف و ہراس پھیل گیا۔ایک نوٹس چسپاں کیا گیا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ 15 دن میں گھر خالی کیا جائے۔ لوگ گھبراہٹ اور پریشانی میں مبتلا تھے۔وہ سمجھ نہیں پا رہے تھے کہ 15 دنوں میں کیا کریں۔اس اسمبلی میں سی ایم ریکھا گپتا رہتی ہیں۔ریکھا گپتا بار بار کہتی ہیں کہ وہ ایک کچی بستی کو بھی گرنے نہیں دیں گی لیکن ان کی اپنی اسمبلی میں پہلے کچی آبادیوں کو بلڈوز کیا گیا اور اب 15 دن بعد اندرا کیمپ میں بلڈوزر چلانے کی تیاریاں ہیں۔لوگ خوفزدہ ہیں کہ 15 دن بعد بلڈوزر آیا تو کہاں جائیں گے۔

سابق بوائے فرینڈ کا انتقام: بے بی ڈول آرچی کا اکانٹ جس پر برسوں ایک خاتون کی تصاویر سے فحش مواد بنایا اور وائرل کیا گیا

بے بی ڈول آرچی نامی ایک انسٹاگرام اکانٹ کی فالوئنگ چند دن میں دگنی ہو کر 14 لاکھ تک پہنچ گئی اور ان کی بولڈ تصاویر اور ویڈیوز دیکھنے کے لیے روزانہ کی بنیاد پر نئے فالورز ان کا اکانٹ جوائن کرنے لگے۔انڈیا میں وائرل ہونے والی ایک ویڈیو میں وہ ایک لال ساڑھی پہنے رومانوی گانے پر دلکش انداز میں رقص کرتی نظر آتی ہیں۔ایک اور تصویر میں وہ امریکی پورن فلموں کی اداکارہ کندرا لسٹ کے ساتھ پوز دیتی بھی دیکھی گئیں۔یہ ویڈیوز اور تصاویر انھیں اچانک شہرت کی بلندیوں پر لے گئیں اور ان کا نام گوگل پر ٹرینڈ کرنے لگا، سوشل میڈیا پر میمز اور فین پیجز بننے لگے۔کچھ رپورٹس میں قیاس آرائیاں کی گئیں کہ وہ جلد ہی امریکن پورن فلموں کی انڈسٹری میں شامل ہونے والی ہیں اور یہ انڈیا کی شمال مشرقی ریاست آسام سے تعلق رکھنے والی کسی بھی خاتون کے لیے پہلا واقعہ ہوتا۔انڈین میڈیا بھی پیچھے نہیں رہا اور انھوں نے بے بی ڈول آرچی کو انفلوئنسر قرار دیا، کئی اداروں نے ان کی پروفائل بھی لکھنے کی کوشش کی۔بے بی ڈول آرچی کون ہیں؟ یہ سوال گوگل اور دیگر سرچ انجنز میں ڈھونڈا جانے لگا لیکن حقیقت میں اس وائرل سنسنی کے پیچھے کوئی اصل عورت موجود ہی نہیں تھیں۔انسٹاگرام اکانٹ جعلی تھا لیکن اس اکانٹ کو چلانے کے لیے جس چہرے کا استعمال کیا گیا وہ آسام کے شہر ڈبروگڑھ کی ایک خاتون سے حیرت انگیز مشابہت رکھتا تھا (اس آرٹیکل میں ہم اِس خاتون کے لیے سانچی کا فرضی نام استعمال کریں گے)۔اصل کہانی اس وقت سامنے آئی جب سانچی کے بھائی نے پولیس میں شکایت درج کروائی۔ پولیس نے تفتیش کی جس کے نتیجے میں سانچی کے سابق بوائے فرینڈ پرتیم بورا کو گرفتار کیا گیا۔تحقیقات کی سربراہی کرنے والی سینیئر پولیس افسر سیزل اگروال نے بی بی سی کو بتایا کہ سانچی اور پرتیم بورا کے درمیان تعلقات خراب ہوئے تو لڑکے نے انتقام کی نیت سے سانچی کا آرٹیفیشل انٹیلیجنس (اے آئی) سے بنایا گیا ورژن تیار کیا۔اگروال کے مطابق پرتیم جو ایک مکینیکل انجینئر ہیں اور مصنوعی ذہانت میں دلچسپی لیتے ہیں، نے سانچی کی نجی تصاویر استعمال کر کے ان کا جعلی پروفائل بنایا۔پرتیم بورا اس وقت پولیس کی حراست میں ہیں اور انھوں نے ابھی تک کوئی بیان نہیں دیا۔بی بی سی نے ان کے خاندان سے رابطہ کیا تاہم انھوں نے فی الحال اس معاملے پر لب کشائی نہیں کی۔بے بی ڈول آرچی کے نام سے اکانٹ درحقیقت 2020 میں بنایا گیا تھا اور اس سے پہلی پوسٹس مئی 2021 میں اپ لوڈ کی گئی۔ اگروال کے مطابق ابتدائی تصاویر سانچی کی اصل تصاویر تھیں جنھیں ایڈٹ کر کے اپلوڈ کیا گیا تھا۔وقت کے ساتھ پرتیم نے چیٹ جی پی ٹی اور Dzine جیسے ٹولز استعمال کر کے سانچی کا ایک اے آئی ورژن تیار کیا۔ پھر اِس اکانٹ کو ڈیپ فیک تصاویر اور ویڈیوز سے بھر دیا۔اگروال نے مزید کہا کہ یہ اکانٹ گذشتہ سال سے صارفین کی توجہ حاصل کر رہا تھا لیکن رواں سال اپریل میں یہ کافی مشہور ہو گیا اور سرچز میں آنے لگا۔سانچی کے خاندان کی جانب سے 11 جولائی 2025 کی رات پولیس میں درج کروائی گئی شکایت صرف دو پیراگراف پر مشتمل تھی جس کے ساتھ کچھ تصاویر اور ویڈیوز کے پرنٹ بطور ثبوت منسلک کیے گئے تھے۔اگروال کا کہنا ہے کہ شکایت کنندہ (سانچی کے بھائی) نے کسی کو نامزد نہیں کیا تھا کیونکہ خاندان کو اندازہ ہی نہیں تھا کہ اس سب معاملے کے پیچھے کون ہو سکتا ہے۔بے بی ڈول آرچی پولیس کے لیے نیا یا انجان نام نہیں تھا۔اگروال کا کہنا ہے کہ انھوں نے بھی میڈیا رپورٹس اور سوشل میڈیا پر وہ قیاس آرائیاں دیکھی تھیں جن میں کہا جا رہا تھا کہ یہ شاید اے آئی (مصنوعی ذہانت) سے بنائی گئی شخصیت ہے لیکن کہیں یہ ذکر نہیں تھا کہ یہ کسی حقیقی خاتون کی تصاویر کی بنیاد پر بنایا گیا تھا۔جب سانچی کے خاندان نے شکایت درج کروائی تو پولیس نے انسٹاگرام کو ای میل لکھ کر اکانٹ بنانے والے شخص کی تفصیلات مانگیں۔اگروال نے بتایا جیسے ہی انسٹاگرام سے معلومات ملیں، ہم نے سانچی سے پوچھا کہ کیا وہ کسی پرتیم بورا نامی شخص کو جانتی ہیں؟ جب اس نے تصدیق کی کہ وہ ان کا سابق بوائے فرینڈ ہے تو پولیس نے اس کے موجودہ ایڈریس کا سراغ لگایا اور 12 جولائی کی شام اسے گرفتار کر لیا گیا۔اگروال کے مطابق پولیس نے پرتیم بورا کا لیپ ٹاپ، موبائل فونز، ہارڈ ڈرائیوز اور بینک سے متعلق دستاویزات ضبط کر لی ہیں کیونکہ اس نے اس اکانٹ سے کافی پیسے بھی کمائے تھے۔اگروال نے بتایا اکانٹ پر لنک ٹری کے ذریعے تین ہزار سبسکرپشنز تھیں اور ہمیں یقین ہے کہ اس نے اس سے ایک ملین روپے (دس لاکھ روپے) کمائے ہوں گے۔ صرف گرفتاری سے پانچ دن پہلے اس کو تین لاکھ روپے ملے تھے۔اگروال کہتی ہیں کہ سانچی شدید صدمے اور پریشانی کا شکار ہیں لیکن اب انھیں اور ان کے خاندان کو کونسلنگ فراہم کی جا رہی ہے اور ان کی حالت بہتر ہو رہی ہے۔انھوں نے اعتراف کیا ایسی چیزوں کو مکمل طور پر روکنے کا تو کوئی طریقہ نہیں لیکن اگر ہم جلدی ایکشن لیتے تو شاید اس اکانٹ کو اتنی مقبولیت حاصل نہ ہوتی۔اگروال نے کہا لیکن سانچی کو کچھ بھی معلوم نہیں تھا کیونکہ وہ سوشل میڈیا پر موجود ہی نہیں تھیں۔ان کا خاندان بھی اس اکانٹ سے مکمل طور پر بے خبر تھا۔انھیں تب ہی معلوم ہوا جب یہ سب وائرل ہو چکا تھا۔میٹا نے اس معاملے پر بی بی سی کی جانب سے بھیجے گئے سوالات کا جواب نہیں دیا حالانکہ کمپنی کی پالیسی کے مطابق وہ فحش یا جنسی نوعیت کی پوسٹس کی اجازت نہیں دیتا۔پچھلے مہینے سی بی ایس نے رپورٹ کیا تھا کہ میٹا نے کئی ایسے اشتہارات کو ہٹا دیا ہے جو اے آئی ٹولز کی تشہیر کر رہے تھے اور جنھیں حقیقی افراد کی تصاویر استعمال کر کے جنسی نوعیت کی ڈیپ فیک بنانے کے لیے استعمال کیا جا رہا تھا۔بے بی ڈول آرچی کا انسٹاگرام اکانٹ جس پر 282 پوسٹس تھیں، اب عوام کے لیے دستیاب نہیں حالانکہ سوشل میڈیا پر ان کی تصاویر اور ویڈیوز اب بھی بڑی تعداد میں موجود ہیں اور ایک انسٹاگرام اکانٹ تو ایسا بھی ہے جس پر تقریباً سارا مواد موجود ہے۔بی بی سی نے میٹا سے سوال کیا کہ وہ اس بارے میں کیا اقدامات کر رہے ہیں؟ مصنوعی ذہانت کی ماہر اور وکیل میگھنا بال کہتی ہیں کہ سانچی کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ نہایت ہولناک ہے لیکن اسے روکنا تقریباً ناممکن ہے۔سانچی عدالت سے رائٹ ٹو بی فارگوٹن یعنی انٹرنیٹ سے سارا مواد ہٹانے کی درخواست کر سکتی ہیں اور عدالت ایسی پریس رپورٹس کو بھی ہٹانے کا حکم دے سکتی ہے جن میں ان کا نام لیا گیا ہو لیکن انٹرنیٹ سے ہر ویڈیو اور تصویر ہٹانا بہت مشکل ہوتا ہے۔میگھنا بال کہتی ہیں کہ سانچی کے ساتھ جو ہوا وہ دراصل وہی ہے جو خواتین کے ساتھ ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے۔۔۔یعنی ان کی تصاویر اور ویڈیوز بدلہ لینے کے لیے پھیلائی جاتی ہیں۔وہ بتاتی ہیں کہ اب یہ سب کچھ اے آئی کی وجہ سے بہت آسان ہو گیا لیکن ایسے واقعات اتنے عام نہیں جتنے ہم سمجھتے ہیں یا پھر یہ کم رپورٹ ہوتے ہیں کیونکہ متاثرہ افراد شرمندگی کی وجہ سے یا بیخبری میں شکایت ہی نہیں کرتے، جیسا کہ اس کیس میں ہوا۔اور چونکہ ویڈیوز اور تصاویر دیکھنے والوں کو سوشل میڈیا پلیٹ فارمز یا سائبر کرائم پورٹل پر ایسا مواد رپورٹ کرنے کی صورت میں کسی انعام وغیرہ کی ترغیب نہیں دی جاتی، اس لیے ایسے معاملات زیادہ تر توجہ حاصل نہیں کر پاتے۔پرتیم بورا کے خلاف درج شکایت میں پولیس نے جن دفعات کا حوالہ دیا ان میں جنسی ہراسانی، فحش مواد کی تقسیم، بدنامی، کسی کی شہرت کو نقصان پہنچانے کے لیے جعل سازی، دھوکہ دہی، اور سائبر کرائم شامل ہیں۔اگر پرتیم بورا ان الزامات میں قصوروار پائے گئے تو انھیں دس سال تک قید کی سزا ہو سکتی ہے۔یہ کیس سوشل میڈیا پر بھی سخت ردِعمل کا باعث بنا، جہاں کئی لوگ ایسے واقعات سے نمٹنے کے لیے سخت قوانین کا مطالبہ کر رہے ہیں۔تاہم میگھنا بال کا کہنا ہے کہ ایسے معاملات سے نمٹنے کے لیے موجودہ قوانین کافی ہیں مگر یہ ضرور دیکھنا ہو گا کہ کیا جنریٹیو اے آئی کمپنیوں کے لیے بھی کوئی مخصوص قانون بنایا جانا چاہیے یا نہیں۔وہ خبردار کرتی ہیں کہ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ہمیشہ ڈیپ فیک سے نقصان نہیں ہوتا اس لیے قوانین نہایت احتیاط سے بننے چاہییں کیونکہ انھیں اظہارِ رائے کی آزادی کو دبانے کے لیے ہتھیار بھی بنایا جا سکتا ہے۔

دونوں شہروں اور اضلاع میں بارش کا سلسلہ جاری۔ ذخائر آب کی سطح میں اضافہ

حیدرآ باد۔ دونوں شہروں کے علاوہ مختلف اضلاع میں موسلا دھار بارش کا سلسلہ جاری ہے جس کے نتیجہ میں کئی اضلاع میں ذخائرا ?ب کی سطح میں اضافہ ہونے لگا ہے۔ اس کے علاوہ موسیٰ ندی کے بہاو? میں اضافہ اور موسیٰ پراجکٹ کے لبریز ہونے کے سبب نلگنڈہ میں ذخیرہ ا?ب کے دو دروازوں کو کھول دیا گیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق 4.46 ٹی ایم سی کی گنجائش کے حامل اس پراجکٹ میں 4.07 ٹی ایم سی پانی جمع ہونے کے سبب پراجکٹ کے دروازے کھولتے ہوئے پانی کا اخراج کیا گیا۔ تلنگانہ کے مختلف اضلاع میں گذشتہ شب سے جاری بارش میں ضلع کمرم بھیم کے منڈل کوتھالا میں 24 گھنٹوں میں سب سے زیادہ 83.9 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی جبکہ ریاست بھر میں مجموعی اعتبار سے 11.5 ملی میٹر بارش ریکارڈ ہوئی۔ حیدرا?باد میں صبح سے ہی ہلکی اور تیز بارش جاری ہے اور مطلع ابرا?لود ہے۔ محکمہ موسمیات کی پیش قیاسی کے مطابق خلیج بنگال میں ہوا کے دباو? میں کمی سے ان بارشوں کا سلسلہ ا?ئندہ 24 گھنٹے رہے گا اور اس کے بعد مانسون کی بارشوں کا سلسلہ 10 یوم کیلئے رک جائے گا۔ مجلس بلدیہ عظیم تر حیدرا?باد کے حدود میں سب سے زیادہ بارش حمایت نگر میں ریکارڈ کی گئی جہاں 24 گھنٹوں میں 15.6 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی ہے جبکہ گریٹر حدود میں جملہ 10.6 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی۔ شہر میں دوپہر کے بعد کئی علاقوں میں تیز موسلا دھار بارش سے کئی سڑکوں کے جھیل میں تبدیل ہونے کی شکایات موصول ہوئیں اور مصروف اوقات میں عوام کو کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ بلدیہ حیدرا?باد کے حدود میں یکم جون 2025 تا 25 جولائی 2025 میں جملہ 223.7 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی ہے جبکہ ریاست بھر میں اس مدت کے دوران 304.8 ملی میٹر بارش ہوئی ہے جو معمول سے 3 فیصد کم ہے جبکہ جی ایچ ایم سی حدود میں معمول سے 9 فیصد کم بارش ہوئی۔ شہر کے مختلف علاقوں سکندرا?باد‘ کوکٹ پلی‘ حبشی گوڑہ‘ اپل‘ ناچارم‘ بشیر باغ‘ حمایت نگر‘ ا?درش نگر‘ مہدی پٹنم‘ ٹولی چوکی کے علاوہ شیخ پیٹ میں دوپہر کے بعد موسلا دھار بارش ریکارڈ کی گئی جبکہ دیگر علاقوں میں ہلکی بونداباندی کا سلسلہ جاری رہا۔ علاوہ ازیں دونوں شہروں میں مطلع ابرا?لود رہنے کے نتیجہ میں درجہ حرارت میں گراوٹ آئی اور یہ سلسلہ مزید دو یوم جاری رہنے کا امکان ہے۔ اور کہا جارہا ہے کہ رات میں درجہ حرارت میں مزید گراوٹ آئے گی اور سرد ہواو?ں کا سلسلہ جاری رہے گا اور بونداباندی کا بھی امکان ظاہر کیا جارہا ہے۔

بی سی تحفظات پر بی جے پی کا دوہرا معیار، ریاستی وزراء کا الزام

مسلمانوں کو پسماندگی کی بنیاد پر تحفظات ، نئی دھلی میں پونم پربھاکر اور دوسروں کی پریس کانفرنس

حیدرآباد۔ ریاستی وزراء ـ پونم پربھاکر، وی سری ہری اور کونڈا سریکھا نے کہا کہ کانگریس قائد راہول گاندھی نے ملک بھر میں سماجی انصاف کیلئے جو تحریک شروع کی ہے، اسے عوام کی غیر معمولی تائید حاصل ہوئی ہے۔ نئی دہلی میں میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے ریاستی وزراء ـ نے کہا کہ صدر کانگریس ملکارجن کھرگے اور راہول گاندھی سے تلنگانہ کے بی سی وزراء ـ اور قائدین کی ملاقات ہوئی۔ راہول گاندھی نے بھارت جوڑو یاترا کے موقع پر طبقاتی سروے کا جو وعدہ کیا تھا اسے کانگریس حکومت نے تلنگانہ میں پورا کیا۔ کانگریس برسراقتدار آنے پر ملک بھر میں ذات پات پر مبنی مردم شماری کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ 4 فروری 2004 کو طبقاتی سروے کا فیصلہ کیا گیا اور لوک سبھا انتخابات کے سبب کسی قدر تاخیر ہوئی۔ ایک سال کی مدت میں سروے مکمل کرلیا گیا۔ 56 سوالات پر مبنی سوالنامہ کو پر کرتے ہوئے پسماندہ طبقات کی حقیقی آبادی کا پتہ چلایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انتہائی سائنٹفک انداز میں سروے منعقد کیا گیا جس پر شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ پونم

پربھاکر نے بتایا کہ 4 فروری 2025 کو ریاستی کابینہ میں سرویورپورٹ کو منظوری دی اور 42 فیصد تحفظات کا فیصلہ کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اسمبلی میں منظورہ بل صدر جمہوریہ کے پاس زیر التواء ـ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک بھر میں کانگریس قائدین او بی سی طبقات سے انصاف کی مہم چلائیں گے۔ ریاستی وزراء ـ نے الزام عائد کیا کہ بی جے پی بی سی تحفظات پر دوہرا معیاد اختیار کررہی ہے۔ مسلم تحفظات کے نام پر بی سی تحفظات کی مخالف کی جارہی ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ مسلمانوں کو تحفظات مذہبی کی بنیاد پر بلکہ پسماندگی کی بنیاد پر فراہم کئے گئے ہیں۔ وزیراعظم نریندر مودی اگر واقعی بی سی طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں تو انہیں تحفظات بل کو منظوری دینا چاہئے۔

Ranjith Kumar Personal Assistant To CPLS National President Syed Abdul Kareem Meet With Respect At Corporate office Mukrampura Karimnagar

Editor Printer, Publisher & Owner by MOHD ATHER RAHEEM Published from FALAKNUMA NEWS Urdu Weekly 19-4-276/5/A Flat No 502.5th Floor Lakeview Residency,Baquar Nagar,BNK Colony,Miralam Tank Hyderabad 500 064. Printed at M/s.AIJAZ PRESS #22-8-147 & 148 Lane Opp: Diwan Devdi Chatta Bazar,Hyderabad-500002 Telangana.Cell: no.8686082012 , 8019632340,www.falaknumanews.in